بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود
الفضل ہو الناصر
روزنامہ
الفضل
قادیان
یوم سہ شنبہ
قیمت سالانہ اٹھارہ روپے
ماہوار ڈیڑھ روپیہ
اجرد ڈاک ۴۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۹ ماہ احسان۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۷ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

آج بعد نماز مغرب تا عشاء حضور مجلس میں رونق افروز ہو کر حقائق و معارف بیان فرماتے رہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت قلی اور اسہال کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ؂

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۳۵ | ۱۰ ماہ احسان ھ ۱۳۲۶ | ۱۹ رجب ۱۳۶۶ھ | ۱۰ جون ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۳۷

بدامنی پھیلانے والی مشینری

ہندوستان میں بدامنی پھیلانے میں جس قدر حصہ متعصب ہندو لیڈروں نے لیا ہے۔ اس سے کئی گنا زیادہ حصہ ہندو پریس کا ہے۔ جب ہندو لیڈر کوئی زہریلا بیان دیتے ہیں، تو کم از کم اتنی احتیاط ضرور کر لیتے ہیں۔ کہ اگر یہ بیان غیر جانبدار لوگ سنیں۔ تو ان کو صلح جو اور حق بجانب سمجھیں۔ اور کوئی گرفت نہ کر سکیں۔

اکثر یہ بیان ذو معنی ہوتے ہیں۔ اس ضمن میں یہ بات خاص طور پر قابل غور ہے کہ کانگرسی لیڈروں نے ایک ایسا طرز کلام ایجاد کیا ہے۔ کہ بدامنی پھیلانے کا سارا الزام تو آئے مسلم لیگ پر مگر سمجھ جائیں ہندو۔ اس طرز کلام میں اتنا تحمل پیدا کر لیا گیا ہے۔ کہ اب اس کو فن لطیف کی حیثیت حاصل ہو گئی ہے۔ اور اس میں اتنی مدت سے مشق ہو رہی ہے۔ کہ بعض کامل الفن لیڈروں کے بظاہر الفاظ سے تو یہی مطلب نکلتا ہے۔ کہ آپ امن کی تلقین فرما رہے ہیں۔ لیکن سمجھنے والے خوب سمجھتے ہیں۔ کہ کہنے والے کا مدعا بالکل اس کے برعکس ہے۔ اور اپنی قوم کو ہدایت دے رہا ہے کہ تیار ہو جاؤ۔ شروع میں تو ان کو شاید الفاظ کے انتخاب اور فقروں کی بندش کے لئے کوشش کرنی پڑی ہوگی۔ لیکن اب اتنی مہارت ہو چکی ہے کہ فی البدیہہ کہہ لیتے ہیں۔ یہ لیڈر چوٹی کے لیڈر ہیں۔ اور ان کا ہر فقرہ اس تیز نشتر سے کم نہیں ہوتا۔ جو نرم نرم روئی میں لپٹا ہوتا ہے۔ ان کی زبان سے اگر اہنسا۔ عدم تشدد۔ امن اور اس قسم کے الفاظ نکلیں۔ تو آپ کو سخت غلطی لگ جاتی ہے۔ آپ سمجھتے ہیں۔ کہ ان کے معنے وہی ہیں جو لغات میں دیئے گئے ہیں۔ حالانکہ حقیقت ان کے بالکل برخلاف ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ الفاظ "کوڈ" میں ہوتے ہیں ؂

پھر ان لیڈروں سے کم درجہ پر وہ لیڈر ہیں۔ جو کسی قدر صاف گوئی سے بھی کام لیتے ہیں۔ ان کا پہلی قسم کے لیڈروں سے یہ تعلق ہوتا ہے۔ کہ یہ ساری ذمہ داری اپنے اوپر لے کر اول الذکر کے کوڈ کو ذرا کھول کھول کر بیان کر دیتے ہیں۔ لیکن چونکہ یہ بھی اپنے اپنے صوبوں میں چوٹی کے لیڈر ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کو بھی بات اس انداز سے کہنی پڑتی ہے۔ کہ بدنام تو ہو مسلم لیگ اور کام ہو ہندوؤں کا پہلے وہ مسلم لیگ کے غنڈہ پن اور مظالم کی فرضی داستانیں نہایت دردناک الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔ اور جب قوم یہ زہر اچھی طرح ہضم کر لیتی ہے تو پھر یکدم اسکو مقابلہ کرنے کے لئے ابھارا جاتا ہے۔ اور اپنی حفاظت کے لئے سامان جمع کرنے اور مسلح ہونے کی تلقین کی جاتی ہے۔

ان لیڈروں کے بعد ہندو اخبارات کا درجہ آتا ہے۔ جس قدر طریقے ان کو بدامنی پھیلانے کے یاد ہیں شائد ہی کسی کو ہوں گے۔ جھوٹی خبریں ایجاد کرنے کے علاوہ سچی خبروں میں بھی ایسی کتر و بیونت کر سکتے ہیں۔ کہ جن کے لفظ لفظ سے آگ کے شعلے نکلنے لگتے ہیں۔ یہ مندرجہ بالا لیڈروں کے گول مول طریقہ بھی استعمال کرتے ہیں۔ اور اکثر نہایت بے باکی سے ایسی باتیں بھی کہہ جاتے ہیں۔ جن کو پڑھ کر فوراً آگ لگ جاتی ہے۔ اور لطف یہ ہے کہ ان کو کوئی پوچھتا نہیں۔ اور اگر کوئی پوچھتا ہے۔ تو کئی قسم کے جائز و ناجائز طریقے استعمال کر کے بری الذمہ بنے رہتے ہیں۔

پنجاب کا کوئی ہندو اخبار آپ اٹھا کر دیکھ لیں۔ آپ کو تعصب اور کینہ توزی کا ایک بے پناہ سمندر ہریارتا ہوا نظر آئیگا۔ حیرت یہ ہے کہ انگریزی زبان میں چھپنے والا لٹریچر ان سب کے پیش پیش ہے۔ اور اس نے مسلم لیگ کو انگریزی میں گالیاں دے دے کر انگریزی زبان کے معنے ہی بدل دیئے ہیں۔ اور اگر کوئی شخص متواتر اس اخبار کو پڑھتا رہے۔ تو چند دن کے بعد اس کو یقین ہو جائے گا۔ کہ انگریزی زبان میں رواداری شرافت اور نیکی کے لئے الفاظ ہی نہیں۔

یہ اس اخبار کا حال ہے۔ جس کا ادارہ یقیناً تعلیم یافتہ اور تربیت یافتہ ہونا چاہیئے اس سے اندازہ لگا لیجئے۔ کہ ان اردو اخبارات کا کیا حال ہوگا۔ جن کی ادارت کے لئے کسی تعلیمی معیار کی ضرورت ہی نہیں۔ اور جن کی ادارت ہر کہ ومہ کر سکتا ہے۔ ان اخبارات نے ہندو ذہنیت کو اس قدر مسموم کر دیا ہے۔ کہ اب ہندو عوام کو گویا مسلم لیگ کے خلاف زہر آلود باتیں سننے کا نشہ سا ہو گیا ہے۔ اور اسی چاٹ کا نتیجہ ہے۔ کہ ان اخبارات کے مالک نہایت امیر بن گئے ہیں۔ اور روپیہ دھڑا دھڑ ان کی تجوریوں میں چلا آ رہا ہے۔

پنجاب کے موجودہ فسادات پر شک بعض نہایت ناعاقبت اندیش لیڈروں کے اشتعال انگیز بیانات کی وجہ سے شروع ہوئے۔ مگر ملک کے طول و عرض میں جو بدامنی پھیلی۔ اور جو بے دلی پیدا ہوئی ہے۔ اس میں اس اردو حصہ انہی اخبارات کا ہے۔ ان بیانات کو ان اخبارات نے شعلوں میں لپیٹ کر اس طرح شائع کیا۔ کہ جس نے ان کو پڑھا اپنی اپنی جگہ پر بیچین ہو گیا۔

ہم یہاں پر تاپ کے ایک ہی پرچہ سے تین حوالے دیتے ہیں۔ جو ایک ہی مضمون

ایڈیٹر۔ مرتضیٰ مبین تنویر
بھائی عبدالرحمن صاحب ... دارالاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے متعلق ہیں۔ جن میں سے پہلی دو لیڈروں کی اور ایک پرتاپ کی اپنی رائے ہے۔ اس سے پتہ چلیگا کہ ہندوؤں کی بدامنی پھیلانے والی مشینری کس طرح درجہ بدرجہ کام کر رہی ہے۔

(۱) نئی دہلی ۷ رجون ۱۹۴۷ء۔ کانگرس مسلم لیگ کی نمائندہ نہ سہی لیکن کانگرس محض یہ کہکر مسلمانوں کے مفاد کو نظرانداز نہیں کر سکتی۔ کہ مسلمان لیگ کے ساتھ ہیں (پرتاپ ۸ رجون)

(۲) ناگپور ۷ رجون۔ ہندوستان میں مسلمانوں سے غیر ملکیوں سا سلوک ہوگا۔ ہندوستان کے آئین میں کوئی خاص دفعہ کے مطابق انہیں حقوق شہریت نہ دیئے گئے۔ تو وہ انہیں حاصل نہیں ہوں گے۔ ان کی حالت فرانسیسیوں اور جرمنوں سے بہتر نہیں ہوگی۔ وہ کسی بھی نمائندہ کمیٹی کے لئے منتخب نہیں ہو سکینگے۔ پرتاپ ۸ رجون (مسٹر شکلا وزیر اعلم سی۔پی)

(۳) میں ایک کمیشن تجویز کروں گا۔ جس کے سامنے ہر مسلمان کو یہ ثابت کرنے کا حق ہوگا۔ کہ وہ دیشی دروہی (وطن دشمن ناقل) نہ تھا۔ اس طرح ہندوستانی گورنمنٹ کے پریذیڈنٹ کو اس بات کا اختیار دے دیا جائے۔ کہ وہ کسی ایسے مسلمان کو سرٹیفکیٹ دیدے۔ جسے یہ غدار نہیں سمجھتا۔۔۔۔۔۔ ورنہ ہندوستان میں رہنے والے عام مسلمانوں کو ان تمام حقوق سے فوراً محروم کر دیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں۔ اس وقت لوگوں کے جذبات اس قدر مشتعل ہوئے ہوئے ہیں۔ کہ اگر کانگرس نے مسلمانوں کے خلاف کوئی ایسا قدم نہ لیا۔ تو کانگرس کے سخت خلاف ہوگا۔ (پرتاپ ۸ رجون ۱۹۴۷ء)

پڑھنے والا پہلے بیان کو بالکل بے لوث سمجھیگا۔ لیکن وہ یہ دیکھ کر حیران ہوگا کہ تقریباً اسی وقت ایک ہندو وزیر اعظم اسی امر کے متعلق کیا فرما رہا تھا۔ اور پرتاپ نے اس پر کیا اضافہ کیا ہے۔ پہلا بیان ایک چوٹی کے لیڈر کا ہے۔ بات اس نے بھی وہی کہی ہے جو مسٹر شکلا نے۔ بظاہر معلوم ایسا ہوتا ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کی وکالت کر رہا ہے۔ لیکن دراصل یہ ایک طریقہ تائید ہے

(بقیہ زیر عنوان انتظامی امور کے متعلق ضروری اعلان ملاحظہ کریں۔ صفحہ ۵)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس علم و عرفان

چند تازہ نشانات

(مرتبہ چودھری منیر احمد صاحب ومنیس)

قادیان ۸ راہ احسان۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج بعد نماز مغرب تا عشا مجلس میں رونق افروز ہو کر جو ملفوظات فرمائے۔ ان کا ملخص اپنے الفاظ میں ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے۔

فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت اور علم کے ثبوت میں ہمیشہ ہی مومنوں کے ایمان کی زیادتی کے سامان پیدا کرتا رہتا ہے۔ تاکہ جو خوش قسمت ہیں۔ وہ ان سے فائدہ اٹھائیں۔ مگر کئی بدقسمت ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جو نشان پر نشان دیکھتے ہیں۔ مگر ان پر اثر ہی نہیں ہوتا۔ اور یہ حس ہی پیدا نہیں ہوتی۔ کہ سوچیں اور سمجھیں۔ کہ یہ کیا مافوق العادت چیزیں ظہور پذیر ہو رہی ہیں۔ اسی کے بعد حضور نے اپنے ایک تازہ رویاء کا جو حضور نے اسی مجلس میں چند دن ہوئے بیان فرمایا تھا۔ اور جو ۳۰ مئی کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ میں نے دیکھا تھا۔ کہ "برطانیہ اور روس کے درمیان ایک ماڈیفائیڈ ٹریٹی Modified Treaty ہو گئی ہے۔ جس کی وجہ سے مشرق وسطیٰ کے اسلامی ممالک میں بڑی بے چینی اور تشویش پھیل گئی ہے۔" چنانچہ آج اخبارات میں جو خبر شائع ہوئی ہے۔ وہ اس کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کرتی ہے۔ اور اس میں بعینہٖ وہی الفاظ ہیں جو میں نے بیان کئے تھے۔ وہ خبر یہ ہے کہ سنڈے ٹائمز کے نامہ نگار مقیم قاہرہ نے اطلاع دی ہے۔ کہ کئی ماہ کے پس و پیش اور غور و خوض کے بعد مصر نے برطانوی مصری معاہدہ کی ترمیم کا متنازعہ فیہ مسئلہ قطعی طور پر اتحاد تنظیم اقوام میں پیش کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ جب برطانوی وزیر خارجہ مسٹر ارنسٹ بیون نے ماسکو میں مارشل سٹالن سے ملاقات کی۔ تو مشرق وسطیٰ کی صورت حالی بھی زیر بحث لائی گئی تھی۔ اس سلسلہ میں برطانوی مصری اختلافات خاص طور پر موضوع بحث بنے تھے۔ مارشل سٹالن نے مشرق وسطیٰ کے برطانوی مفادات کی نوعیت کے بارے میں کامل آگاہی حاصل کر کے مصر میں برطانیہ کی اختیار کردہ پوزیشن سے اظہار ہمدردی کیا تھا۔ لیکن اس سلسلہ میں یہ دلچسپ بات معلوم ہوئی ہے۔ کہ مارشل سٹالن برطانوی پوزیشن سے اظہار ہمدردی کرنے پر تو آمادہ تھے۔ لیکن وہ برطانوی امریکی مفاد کی ہمنوائی کرنے کو تیار نہیں تھے۔ دوسرے الفاظ میں روس اس وقت مشرق وسطیٰ میں برطانوی اثر و رسوخ قائم ہونے کے خلاف ہیں۔

آگے چل کر سنڈے ٹائمز کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ "مارشل سٹالن کا مذکورہ بالا رویہ اس امر پر دلالت کرتا ہے۔ کہ وہ برطانیہ اور امریکہ کے باہمی مراسم کمزور کرنے کے لئے برطانیہ کو مراعات دینے کے لئے تیار رہے۔ اسی لئے ماسکو ریڈیو نے مصر میں برطانوی پالیسی پر نکتہ چینی کم کر دی ہے۔"

اللہ تعالیٰ کے ان نشانات کو دیکھ کر بعض لوگ کہہ دیا کرتے ہیں۔ کہ یہ سیاسی باتیں ہیں۔ اور ان کے متعلق بالعموم قبل از وقت قرائن سے اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ حالانکہ سوال یہ ہے۔ کہ اگر ان باتوں کا قبل از وقت علم ہو سکتا ہے۔ تو وہ لوگ جو دن رات سیاسیات میں مشغول رہتے ہیں۔ ان پر کیوں ان باتوں کا انکشاف نہیں ہوتا۔ ہماری حالت تو یہ ہے۔ کہ ہم الگ تھلگ ایک گاؤں میں بیٹھے ہیں۔ جہاں کوئی ایسا ذریعہ نہیں۔ کہ جس سے کام لیکر اس قسم کی خبریں حاصل کی جا سکیں۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ وہ ہمیں قبل از وقت اخبار غیبیہ بتا دیتا ہے۔ پھر عجیب بات یہ ہے۔ کہ اس وقت السید منیر الحصنی صاحب جو شام کے رہنے والے ہیں۔ ان ممالک کی طرف سے جن کا رویا میں ذکر ہے۔ بطور شاہد موجود ہیں۔

ہمیں یہ دسترس تو نہیں کہ ہم ان نشانوں کو ریڈیو وغیرہ کے ذریعہ سے نشر کر سکیں۔ لیکن ان کے پورا ہونے سے اللہ تعالیٰ کی جو قدرت نمائی اور مومنوں کے ایمان میں زیادتی ہوتی ہے۔ اس سے ہمیں امید ہے کہ جب مومنوں کے ایمان میں زیادتی ہو گئی۔ تو وہ خود بخود ہی اور لوگوں کو کھینچ کر اپنے سلسلہ ملا لیں گے۔ اس وقت یہ نشانات جو لطف اور مزہ دیتے ہیں۔ یہ جماعت کے غلبہ کی صورت میں نہ دیں گے۔ بھلا اس میں کیا مزہ ہوگا۔ کہ ہم نے چار دانگ عالم میں اپنے سفیر اور جاسوس بھیجے ہوئے ہوں۔ اور وہ ہمیں تازہ تازہ خبریں بہم پہنچائیں۔ اور ہم انہیں نشر کریں۔ مزہ تو اس بات میں ہے کہ ہماری جماعت کمزور اور ایسے ذرائع سے تہی دست ہے۔ خبریں دریافت کرنا تو کجا۔ ہمارا تو ان لوگوں کی ڈیوڑھیوں تک بھی گذر نہیں۔ مگر بایں ہمہ ہم رات کو سوتے ہیں۔ تو یہی اللہ تعالیٰ ایسی ایسی باتیں بتا دیتا ہے۔ جن کا بڑے سے بڑے سیاستدانوں کو بھی پتہ نہیں ہوتا۔

سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ روس کے متعلق مجھے کئی رویاء دکھائے گئے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ روس کا ہمارے ساتھ کوئی ٹکاؤ ہے۔ اس کے بعد حضور نے اپنا ایک پرانا رویاء جو حضور نے ۲۷، ۲۸ اگست ۱۹۲۵ء کی درمیانی شب ڈلہوزی میں دیکھی تھا۔ اور الفضل یکم ستمبر ۱۹۲۵ء میں شائع ہو چکا ہے۔ بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ ہر سال متعدد نشانات مومنوں کی زیادتی ایمان کے لئے دکھا دیتا ہے۔ تا انہیں یقین رہے۔ کہ ہمارا تعلق ایک ایسی ہستی سے ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو محیط کل ہے۔ دنیا کی کوئی چیز اسکے تصرف سے باہر نہیں۔ ہر ایک چیز پر اسے کامل مقدرت حاصل ہے۔ وہ اگر چاہے تو آن واحد میں اس دنیا کو فنا کر سکتی ہے۔ اسی پر ایمانیات کی بنیاد ہے۔ اور یہی صحیح ایمان ہے جو ایک مومن کے دل میں اللہ تعالیٰ کے متعلق ہونا چاہیئے۔

ایک تیسرے رویا کا ذکر کرتے ہوئے جو حضور نے چند روز ہوئے مجلس عرفان میں بیان فرمایا تھا۔ حضور نے فرمایا اس رویا میں اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا تھا کہ فان کان فی الاسلام حق فاظہر کہ اسلام میں اگر ذرا سی بھی صداقت موجود ہے تو یہ اس قابل ہے۔ کہ اس کو دوسرے ادیان پر غالب کیا جائے۔ چنانچہ ہندوؤں اور سکھوں کے مقابلہ میں موجودہ سیاسی کشمکش میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو کامیابی بخشی جو اسلام کی صداقت کا ثبوت ہے۔

احباب کی خدمت میں درخواست دعا

از حضرت مرزا شریف احمد صاحب

احباب کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قریباً چار برس کا عرصہ ہوا۔ کہ مجھ پر عزیزہ الشمس Heat Stroke کا حملہ ہوا تھا۔ میں ان دنوں جماعتی مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے اعزازی طور پر لڑائی کے لئے فوجی بھرتی بھی کرتا تھا۔ اور اس طرح قادیان بھرتی کا ایک مستقل مرکز بن گیا۔ اس حملہ کے چند روز بعد ہی مجھے بھرتی کے سلسلہ میں دورہ پر باہر جانا پڑا جس کی وجہ سے کم و بیش مستقل نوعیت کا اثر میرے اوپر پڑ گیا۔ اور اس وقت سے آہستہ آہستہ میری صحت خراب ہوتی چلی گئی۔ گرمی کے موسم میں خصوصاً میرا مرض بڑھ جاتا ہے۔

مومن کے لئے دعا ہی ایک ہتھیار ہے۔ جو خدا تعالیٰ کا فضل شامل حال ہو تو اس کو ہر مصیبت اور تکلیف سے نکال لاتا ہے۔

میں احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ میری دینی اور دنیوی فلاح کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور دعا فرمائیں۔

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خاکسار نے آپ کے سوانح حیات مفصل لکھ کر آپ کی خدمت میں پیش کئے تھے۔ آپ نے انہیں سنکر اصلاح فرما کر دستخط کر کے مجھے عنایت فرمائے تھے۔ ذیل کا مضمون انہی حالات کا نہایت مختصر خلاصہ ہے۔ آپ کے سوانح آپ کے زہد و تقوے و توکل علی اللہ قربانی اور بے نفسی کا کامل مرقعہ ہیں۔ میرا ارادہ ہے۔ کہ ان میسر آنے پر مفصل حالات جلد سے جلد شائع کروں انشاء اللہ اگر آپ کے شاگرد اور دوسرے دوست کوئی بات آپ کے سوانح سے متعلق لکھ کر ارسال فرمائیں تو شکریہ سے قبول کی جائے گی۔

(خاکسار مالک صلاح الدین)

آپ قریباً بانوے سال قبل موضع گھنٹہ ضلع مظفر آباد (کشمیر) میں حضرت سید عبدالقادر جیلانی کی نسل میں پیدا ہوئے۔ قریباً سوا پانچ سال کی عمر میں قرآن مجید ختم کر لیا۔ اور مزید تعلیم شروع کی۔ لیکن کچھ عرصہ بعد آپ کے والد صاحب نے اس خیال سے آپ کو پڑھنے سے ہٹا لیا۔ کہ آپ کے دو بڑے بھائی پڑھتے ہیں۔ اگر سب تعلیم پائیں گے۔ تو زمینداری کا کام کون سنبھالیگا۔ غالباً یہ بات بھی اس کا موجب ہوئی۔ کہ آپ کی زبان میں لکنت تھی جو بعد میں رفع ہو گئی۔ باوجود اس کے آپ اپنے بھائیوں کی پڑھائی کے وقت قریب بیٹھ کر سبق سن لیتے۔ اور یاد کر لیتے لیکن اوقات آپ کا بڑا بھائی جو سند ذہن تھا آپ کو کوئی چیز دے کر پاس بٹھا لیتا۔ تا آپ بھی سبق پڑھ لیں۔ اور پھر آپ کے والد ماجد گاؤں سے باہر گئے ہوئے تھے۔ اور انہیں ایک واقعہ سے مطلع کرنا ضروری تھا۔ لیکن اس کا کسی اور پر ظاہر کرنا بھی قرین مصلحت نہ تھا۔ اس لئے آپ نے گھر کے سامنے رکھ کر اس میں سے الفاظ چن چن کر کے ان کی شکلیں دیکھ دیکھ کر تمام دن اور خط مکمل کر کے بھیجا۔ ایک دفعہ آپ کے بڑے بھائی صرف میر کا سبق سنا رہے تھے۔ اور تین بار ایک ہی جگہ پر انکے تیسری بار بدلانے کے تو حضرت مولوی صاحب کو خیال آیا۔ کہ بھائی کا انکنے کی وجہ سے ماریں پڑے۔ اور آپ کے منہ سے بے ساختہ الفاظ نکل گئے۔ ان ہر دو واقعات نے والد صاحب کی توجہ اس طرف پھیری۔ کہ آپ کو تعلیم دلائی جائے۔ اور آپ سے وعدہ کیا کہ اس دفعہ موسم گرما میں آپ کو کشمیر کی سیر کرانے کے بعد تعلیم کے لئے باہر بھیجدیں گے۔ لیکن آپ کو اس خیال سے بے چین کر دیا۔ کہ آپ کے بھائی تو تعلیم حاصل کر کے صاحب عزت بن جائیں گے۔ اور آپ اس عزت سے محروم رہیں گے اور اس خیال سے ایک رات گذارنا بھی دوبھر ہو گیا۔ اور ایک دن آپ ایک خادم کو ہمراہ لے کر حصول تعلیم کے لئے بغیر خرچ کے گھر سے نکل پڑے۔

اس وقت آپ تیرھویں سال میں تھے۔ رات گڑھی حبیب اللہ میں ٹھہرے۔ تو خواب میں راہ نمائی ہوئی۔ کہ فلاں طرف تعلیم کے لئے جاؤ۔ دریا کے پار نہ جانا۔ چنانچہ آپ موضع ٹھہٹہ ضلع ہزارہ پہنچے۔ چند دن بعد آپ کی تلاش میں ایک شخص آ پہنچا۔ اور والد صاحب کا پیغام لایا۔ کہ اگر آپ تعلیم کی خاطر آئے ہیں۔ تو آپ کو اجازت ہے۔ آپ کا ارادہ معلوم ہونے پر آپ کی والدہ صاحبہ آپ کو خرچ بھیجنے لگیں۔ آپ نے وہاں مولوی سید عبدالرحیم شاہ صاحب سے جو ایک بزرگ تھے صرف و نحو اور زینہ فارسی شروع کی۔ آپ کے آئندہ سارے علم کی بنیاد اس استاد کے ذریعہ رکھی گئی۔ وہ آپ کو حاشیہ شرح وغیرہ جو بھی مل جاتے سبق دیتے تھے اور آپ سبق حاشیہ زبانی سنتے تھے۔ اس سے یہ فائدہ ہوا کہ آپ سے ہی آپ شرح کے مطالعہ اور فہم پر قادر ہو گئے۔ اسطرح آپکو صرف و نحو، بلاغہ، عبور حاصل ہو گیا۔ آپ نے آپ سے تقریباً تمام قرآن مجید کے حفظ اور تراجم بوجھیں جس سے آپ عبارت اچھی طرح سمجھنے لگے۔ ہدایۃ النحو پڑھ چکنے پر ایک مشکل پیش آئی کچھ آپ موضع دانہ ضلع ہزارہ چلے آئے۔ جہاں آپ کی دو پھوپھیاں تھیں وہاں آپنے کافیہ اور چند اور ایسی کتب پڑھیں جو آپ کو زبانی یاد تھیں۔ اس وقت آپ کو دو تین دن ماہ ہوئے تھے۔ کہ آپ کے استاد نے ایک لڑکی کا نکاح ایک جگہ پڑھا مگر کسی وجہ کے دباؤ سے دوسری جگہ پڑھ دیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس خلاف شریعت اور غیر متقیانہ فعل کی وجہ سے حضرت مولوی صاحب نے اس استاد سے تعلیم جاری رکھنا پسند نہ کیا۔ اور موضع سیریاں ضلع ہزارہ کے ایک مشہور عالم مولوی عبد الکریم صاحب سے پڑھنے لگے۔ آپ دو میل کے فاصلہ پر موضع بگڑا میں رہتے تھے۔ اور روزانہ چار پارہ سبق لیتے تھے۔ دوپہر کو سخت دھوپ میں واپس جاکر کھانا کھاتے اور پھر کڑکتی دھوپ میں دو میل لوٹ کر ظہر کے بعد دو سبق لیتے۔ ایک سال سے زیادہ آپ نے یہاں پڑھائی جاری رکھی۔ آپ کافیہ پڑھتے تھے۔ استاد نے کہا یہ آپ کو آتا ہے۔ شرح ملا جامی پڑھو۔ اس کے دو تین جز پڑھانے کے بعد استاد نے کہا کہ یہ کتاب بھی تمہیں آتی ہے۔ اس کا حاشیہ عبد الغفور پڑھو۔ اس کے چند سبقوں کے بعد استاد نے کہا۔ کہ اس کا بھی فائدہ نہیں۔ جبتک کہ اس کے حاشیے مولوی اور تکملہ غیر مدقق نہ پڑھو۔ لیکن اب بعض مقامات پوری طرح حل نہ ہوئے تھے۔ لیکن باوجود بسیار تلاش کے ضلع ہزارہ میں آپ کے استاد سے زیادہ علم والا استاد آپ کو نہ ملا۔

پھر آپ پشاور چلے آئے وہاں مولوی محمد ایوب صاحب سے پڑھائی شروع کی۔ یہ استاد وہابیوں کے سخت دشمن تھے۔ لیکن بہت عالم تھے۔ انہوں نے فیضی کی بے نقط تفسیر کا فارسی میں ترجمہ کیا تھا۔ یہاں ایک صاحب توجہ بزرگ سے واقفیت ہوگئی۔ ان کے مریدوں میں حضرت ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحب والد سیدہ ام طاہر مرحومہ نیز معاندین سلسلہ میں سے صوبیدار میجر امیر علی شاہ۔ الٰہی بخش اکاؤنٹنٹ و عبد الحق اکاؤنٹنٹ تھے۔

حضرت مولوی صاحب اس بزرگ کے ہمراہ لاہور آئے۔ لیکن ان سے بعض امور خلاف تقویٰ دیکھنے کی وجہ سے آپ نے ان سے علیحدگی اختیار کرلی۔ اس وقت آپ قریباً اٹھارہ برس کے تھے۔ آپ نے مدرسہ نعمانیہ لاہور میں داخل ہونا چاہا۔ مہتمم مدرسہ مفتی سلیم اللہ نے امتحان لیا اور امتحان بھی منطق کی کتاب صدرہ کا لیا۔ جو آئندہ پڑھائی جانی تھی۔ اور اس کا بھی ایک بہت مشکل مقام دریافت کیا۔ آپ امتحان میں پاس ہوئے۔ اور ایک دوسرا طالب علم جو داخل ہونے آیا تھا فیل ہوگیا۔

دوسرے دن مفتی صاحب نے جو ایک ماہر طبیب تھے کہلا بھیجا کہ اگر آپ طب بھی پڑھنا چاہیں۔ تو دوسروں کو میں سات روپے وظیفہ دیتا ہوں۔ آپ کو دس روپیہ دوں گا۔ آپ نے وظیفہ تو نہ لیا۔ لیکن طب کی کتاب شرح اسباب پڑھی۔ آپ کے منطق و فلسفہ کے استاد دہریہ طبع تھے۔ اور ایسے ہی خیالات طلباء میں پیدا کرنا چاہتے تھے۔ حضرت مولوی صاحب ایسے اوقات پر ضرور بول پڑتے۔ آپ کی باتوں سے استاد کو خاموش ہونا پڑتا۔

ایسے استاد سے آپ دینی علوم نہیں پڑھنا چاہتے تھے۔ اس لئے آپ دیوبند چلے گئے۔ وہاں آپ کو حدیث کے درس میں شامل کر لیا گیا۔ طب میں آپ نے نفیسی حکیم محمد حسن برادر اصغر مولوی محمود حسن سے پڑھی۔ آپ کے سپرد ایک جماعت کی گئی۔ جسے آپ دو تین سبق روزانہ دیتے تھے۔ اس کے علاوہ کچھ اور طالب علم بھی آپ سے پڑھتے تھے۔ اس طرح قریباً تیرہ سبق آپ روزانہ دیتے تھے۔ اور آپ کا کوئی وقت فارغ نہ تھا۔ جیسا کہ اس سے قبل اللہ تعالیٰ ہر جگہ غیب سے رزق کے سامان کرتا رہا۔ یہاں بھی ایسا ہی سامان ہوا۔ اور لوگوں کے گھروں کے ٹکڑے یا وظیفہ حاصل کرنے کی ضرورت نہ ہوئی۔ دیوبند میں آپ نے ایک مجلس بنائی۔ جس کا کام یہ تھا کہ نو وارد پنجابی طلباء کے گذارہ کا انتظام ہونے تک ان کے قیام و طعام کا انتظام کیا جائے اور وہاں رہنے والے پنجابی طلباء کی نگرانی کی جائے۔ کہ ان سے کوئی ایسی حرکت صادر نہ ہو۔ کہ جو فساد کا موجب بن جائے۔ اس کام میں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری بھی کام کرتے رہے۔ اسی طرح مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کی تحریک سے ایک انجمن بنائی گئی جس کا کام یہ تھا۔ کہ ہجرت کے روز توحید اور عمل بالحدیث کے متعلق تقریریں کی جائیں۔

آپ کے تبحر علم کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ آپ کے نزدیک لاہور میں آپ کے استاد ہندوستان میں منطق و فلسفہ کے امام مولوی عبد الحق خیر آبادی سے بڑھ کر تھے اور آپ کے استاد کا خیال تھا۔ کہ حضرت مولوی صاحب نے یہ فن دوبار نہیں تو ایک بار تو ضرور پڑھا ہے۔

اور اسکی دلیل یہ دیتے تھے۔ کہ ایک ہی کتاب سے استاد اور باقی کے شاگرد مطالعہ کرتے ہیں۔ لیکن مولوی سرور شاہ ہم سے کم وقت میں مطالعہ کر لیتے ہیں۔ پھر یہ کہ میرا اور ان کا تین بار جھگڑا ہوا۔ اور ہم نے مولوی عبد الحق صاحب خیر آبادی سے فیصلہ چاہا اور تینوں دفعہ انہوں نے مولوی سرور شاہ کے حق میں فیصلہ دیا۔

ذیل کا واقعہ بھی آپ کے تبحر علم پر روشنی ڈالتا ہے۔ مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور دیوبند سے چھ ماہ قبل جاری ہوا تھا۔ اسے ام المدارس کہتے ہیں۔ اور اسکی اعلیٰ نگران کمیٹی بھی وہی مجلس شوریٰ ہے۔ جس کے ماتحت مدرسہ دیوبند ہے۔ اس مجلس کے پاس ایک وفد آیا۔ اور اس نے کہا۔ کہ مدرسہ مظاہر العلوم کے منطق و فلسفہ کے دوم مدرس حاجی احمد علی ناراض ہو کر اس شہر کی ایک مسجد میں جا بیٹھے ہیں۔ اور طالب علم بھی ان کے پاس چلے گئے ہیں۔ اور مدرسہ خالی ہو چکا ہے۔ یہ مدرسہ ایسی نہیں رہ سکتا۔ جب تک کہ ان کے مقابلہ کا استاد نہیں نہ دیا جائے۔ شوریٰ نے اساتذہ سے مشورہ کر کے کہا۔ کہ طلباء کا امتحان ہوتے ہی بغیر نتیجہ کا انتظار کئے ہم آپ کو ایک استاد مہیا کر دینگے۔ اور حضرت مولوی سرور شاہ صاحب رو سے بھی رضامندی لے لی گئی۔ اور نتیجہ نکلنے سے قبل ہی آپ کو سہارنپور بھیج دیا گیا۔ چنانچہ آپ نے اس عمدگی سے تعلیم کا کام کیا کہ طالب علم مدرسہ میں واپس آگئے۔ اور حاجی احمد علی کو سہارنپور ترک کرنا پڑا۔

مولوی محمود حسن اول مدرس نے حضرت مولوی صاحب رو کے لئے جو سند لکھی اس میں تحریر کیا۔ کہ میں تیئیس سال سے دیوبند میں پڑھاتا ہوں۔ اس عرصہ میں تین بے مثل طالب علم آئے ہیں۔ ایک کو اعتراض پیدا کرنے میں حیرت انگیز مہارت تھی۔ دوسرا مشکل اور پیچیدہ عبارت کو بہت صحیح طور پر حل کر لیتا تھا۔ اور حضرت مولوی صاحب رو کی نسبت لکھا کہ آپ کا ذہن کبھی غلط بات کی طرف جاتا ہی نہیں۔ اور جو نئی بات کہتے ہیں وہ نہایت معقول ہوتی ہے۔ لیکن آپ نے یہ کہتے ہوئے دوم مدرس کو سند واپس کر دی۔ کہ آپ یہ دعا کریں۔ کہ جو سند اللہ تعالیٰ نے مجھے دی ہے۔ وہ قائم رہے۔ اور زبان پکڑ کر کہا کہ یہ میری سند ہے۔ (باقی)

نئی اک زندگی پاتے یہاں جو نیم جاں آتے

(از خانصاحب ذوالفقار علی خانصاحب گوہر)

خدا کی جستجو ہوتی مسلماں قادیاں آتے
کلیساؤں کی یہ کافر ادائیں لے گئیں انکو
یہ بستی ہے مسیحا کی حیاتِ نو انہیں ملتی
یہ لنگر ہے مسیحا کا غذا جسمی و روحی بھی
جوانی و جواں ہمت ضعیفی میں بھی مل جاتی
تلاشِ آسمانی نور کی خاطر کوئی پوچھے
حصولِ دین کی خاطر تمہیں آنا ہی پڑتا تھا
خلیفہ دین کی تبلیغ کی خاطر بلاتا ہے

ہر اک فتنہ سے بچ جاتے اگر دارالاماں آتے
تلاشِ حق اگر ہوتی تو بیشک وہ یہاں آتے
توانا ہو کے وہ جاتے یہاں جو ناتواں آتے
طلا کرتی ہے ان کو جو یہاں ہیں مہماں آتے
نئی اک زندگی پاتے یہاں جو نیم جاں آتے
یہ انساں کس جگہ جلتے تو میں کہتا یہاں آتے
نہ آتے قادیاں تو پھر بتاؤ تم کہاں آتے
مناسب تھا یہاں پر سر بکف سب نوجواں آتے

نہیں کہتے ہیں ابواب فلک ان پر کبھی گوہر
جو اک مایوس دل لے کر ہیں سوئے پاسباں آتے

درخواست دعا

سید عبد المومن رضوی صاحب بمبئی بیمار ہیں۔ احباب درد دل سے دعائے صحت فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قضیہ فلسطین اور نئی تحقیقاتی کمیٹی

یہودی داخلہ اور ایشیائی ممالک میں خطرہ

عربوں کی حمایت میں ہندوستان آواز اٹھائے

از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر از دمشق

(۱) خیال تھا کہ مجلس اقوام اس امر میں فلسطین کے متعلق کوئی تسلی بخش حل ہو جائے گا اور فلسطین کی فضا خوشگوار ہو جائے گی۔ مگر عربوں کی مساعی بارآور نہ ہو سکیں۔ اور اکثریت نے عربوں کے خلاف فیصلہ دیدیا یا ایسی فضا پیدا کر دی گئی جو عربوں کے لئے تکلیف کا باعث ہوئی۔ عرب لیڈر اس اجلاس کے متعلق بڑے مطمئن نظر آتے تھے۔ اور خیال تھا کہ یہ سر دردی ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گی۔ مگر نتیجہ اس کے برعکس نکلا۔ اس کے مقابل میں یہودی لیڈر اور یہودی صحافت نے پہلے ہی اس امر کا اظہار کر دیا تھا کہ اکثریت یہودیت کی تائید کرے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

(۲) تاہم ماہ جون کے وسط میں مزید حالات کا جائزہ لینے کے لئے ایک تحقیقاتی کمیٹی فلسطین میں آ رہی ہے۔ اس کمیٹی کی پوزیشن تمام سابقہ تحقیقاتی کمیٹیوں سے الگ بیان کی جاتی ہے۔ اول اس کمیٹی میں قریباً ۱۲۵ ممبر ہیں۔ ہندوستان سے سر عبدالرحمٰن جج ہائی کورٹ پنجاب شریک ہو رہے ہیں۔ دوئم اس اکثریت کے نتیجہ میں اختلاف ہو جانا لابدی امر ہے۔ یہودی انجنسی اس کمیٹی کے ممبران پر اثر اور دباؤ ڈالنے کے لئے سرگرمی سے دن رات مصروف ہے۔ عرب لیڈر اس وقت تک متفقہ فیصلہ اور رائے قائم نہیں کر سکے۔ بعض عرب حلقوں کی طرف سے اس کمیٹی کے خلاف مقاطعہ کی تجویز پیش کی گئی ہے۔ کیونکہ عرب لیگ کے بعض ممبران کا خیال ہے کہ اس کمیٹی کی رپورٹ مفید نتائج پر منتج نہ ہوگی۔

(۳) فلسطین میں یہودی داخلہ دراصل ایشیا کے لئے خطرہ کا باعث ہے اور اس کے نتائج نہایت دور رس ہیں۔ یہودی داخلہ کا مقصد وحید نہ صرف دل عربیہ میں اپنا اثر و نفوذ قائم کرنا ہے بلکہ ایشیائی تجارت پر قبضہ کرنا ان کا مطمح نظر ہے۔ یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ فلسطین میں یہود کو اقتصادی قوت حاصل ہو چکی ہے۔ جو کہ عربوں کیلئے سیاسی۔ اقتصادی اور معاشرتی خطرہ کا باعث ہے۔ مجھے حال ہی میں ایک انگریزی یہودی رسالہ کے مطالعہ کا اتفاق ہوا ہے۔ جس میں مضمون نگار رقمطراز ہے کہ:۔

جس طریق سے فلسطین میں یہودی کارخانے قائم ہو رہے ہیں۔ اور صنعت دھڑا دھڑ بدون ترقی پر ہے۔ اگر ان کو ایشیائی منڈی میں جگہ دی گئی تو غیر یہودی تجارت پر اس کا لازماً اثر پڑیگا اور مشرق وسطیٰ بلکہ ایشیا کی تجارتی منڈی فیل ہو جائے گی۔ (مفہوم) ہو سکتا ہے کہ (۳) رائے میں کسی قدر مبالغہ ہو۔ مگر اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ یہودی صنعت حرفت یقیناً ایشیا پر اثر ڈالے گی۔

(۴) اس وقت فلسطین میں یہود کا خاص مرکز تل ابیب ہے۔ اور یہ خالص یہودی آبادی پر مشتمل ہے۔ یہ شہر کارخانوں اور فیکٹریوں کی نذر ہو چکا ہے۔ اور یہ شہر آئندہ ایام میں یہودی مزاحم کی عملی تصویر ہوگا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس شہر کی آبادی روز بروز ترقی پر ہے۔ اور اس کا نظم و نسق خالص یورپین ہے۔

حال ہی میں اس شہر کے میونسپل انجینئر MA. Y. BENSIRA نے بعض اعداد و شمار Palestine & MIDDLE EAST (فلسطین اور مشرق وسطیٰ) کی تازہ اشاعت میں تحریر کئے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں

"تل ابیب کی آبادی ۱۹۲۹ء میں ۴۶۰۰۰ سے بڑھتی ہوئی ۱۹۳۱ء میں ۶۰۰۰۰ تک جا پہنچی۔ اور ۱۹۳۳ء میں ۸۰۰۰۰ سے ۴۰۰۰۰ تک بڑھی اور موجودہ وقت میں دو لاکھ سے زائد کا اندازہ ہے"۔

اور پھر انجینئر موصوف اس شہر میں مزید آبادی کی توسیع باندھے ہوئے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔

"شہر کا موجودہ نقشہ مزید ایک لاکھ نفوس کے لئے بنایا گیا ہے۔ اور اس شہر کی ملکیت فائی کیا ہے۔ ایک کامیاب جائے رہائش اور تجارتی مرکز بنانا"۔

مزید برآں یہودی عمارات نے ازروئے پیمائش عربوں سے زیادہ زمین کو گھیرا ہوا ہے۔ جو کہ مستقبل میں باعث تکلیف ہے۔

(۵) یہودی آبادی دن بدن ترقی پر ہے۔ اور اس کے برعکس عرب وہیں کے وہیں ہیں۔ نیز پیدائشی طور پر بھی یہود کے اضافہ و شمار ازروئے نسبت زیادہ ہوتے ہیں۔ الغرض یہود بیرونی اور اندرونی طریقوں سے ترقی کر رہے ہیں ان حالات میں ضرورت ہے۔ کہ فلسطین کے مظلوم عرب بھائیوں کی امداد کی جائے اس کا بہترین طریقہ یہ ہے۔ کہ اہل مشرق بڑی سنجیدگی اور استقلال سے فلسطین کی مہم میں حصہ لیتے ہوئے اس یہودی خطرہ کو جو ایشیا کے لئے بھی خطرہ کا باعث ہے دور کریں۔ اس امر کے لئے فوری اقدام کی ضرورت ہے۔ اور یہ ایک بہترین وقت ہے۔ کہ اہل ہند خصوصاً مسلمان عربوں کے غم و رنج میں شریک ہوں۔ یہاں تک کہ عربوں کے معقول مطالبات کو تسلیم کر لیا جائے۔ تا اس سرزمین کو یہود، چنگل اور امپیریلزم سے محفوظ رکھا جائے۔ اس طریقہ سے ہندوستان کے مسلمانوں اور تمام دنیائے عرب کے تعلقات بھی مضبوط ہو جائیں گے

یوم سیرۃ النبیؐ

یوم سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تاریخ ۲۹ جون ۱۹۴۷ء مطابق ۲۹ احسان سنہ ۱۳۲۶ ہش مقرر ہے۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

درخواست دعائے مغفرت

(۱) زلیخہ احمد خانصاحب اصل متوطن ضلع جہلم حال چک ۱۱۹ کمودال ضلع جھنگ میں سکونت پذیر تھے چند روز ہوئے دریا پار جاتے ہوئے ڈوب گئے علاج معالجہ سے جانبر نہیں ہو سکے۔ ان کا جنازہ پڑھنے والے صرف دو دوست یعنی والد صاحب اور ایک اور احمدی تھے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم باقاعدگی سے چندہ دیتے زکوٰۃ ادا کرتے۔ اور جلسہ سالانہ پر آیا کرتے تھے۔ تہجد گزار اور متقی کا ایک عمدہ نمونہ تھے۔ قریباً بتیس سال قبل والد صاحب کی تبلیغ سے احمدی ہو گئے تھے۔ ان کی اولاد اور اقارب غیر احمدی ہیں۔ احباب ان کا جنازہ غائب پڑھ کر ان کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔ مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب

(۲) بابا ہدایت اللہ صاحب کاٹھگڑھی دربان ڈیوڑھی حضرت اماں جان مدظلہا العالی بقضائے الٰہی بعارضہ ہارٹ فیل ہو جانے کے ۲۵ مئی کو ۲۵/۵/۲۲ بعمر ۷۰ سال تقریباً بعارضہ دل وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کو وارث جنت بنائے اور ان کے والدین کو صبر جمیل اور نعم البدل عطا فرمائے۔ عبداللطیف قادیان

(۳) درخواست دعا۔ محمد یعقوب صاحب ڈسکوی بعارضہ بخار و کھانسی عرصہ سے بیمار ہیں۔ آجکل ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب ان کی صحت عاجلہ و کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مذدلانہ شر انگیزی

شعبہ تبلیغ سندھ پراونشل انجمن احمدیہ کی طرف اخبار "جے ہند" حیدرآباد میرپور خاص میں چھپنے والی ایک غلط اور شر انگیز رپورٹ کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ جس میں درج ہے کہ مضرت آباد اسٹیٹ کے زمیندار اپنے بھیل۔ کولی اور دیگر اڈھار لوگوں کو زبردستی مسلمان بنانا چاہتے ہیں۔ ہم اس بے دلائل اور کینہ غلط بیانی کی پرزور تردید کرتے ہیں۔ اور اسے پر امن تبلیغ کے خلاف ایک دیرینہ حملہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے۔ کہ اچھوت ہندو نہیں ہیں۔ اور یہ خیال ایک مدت اختیار کرتا چلا آرہا ہے۔ کہ اچھوتوں کے مذہبی سیاسی بلکہ معمولی انسانی حقوق بھی ہندوؤں کے ساتھ وابستہ رہنے میں محفوظ نہیں۔ اور ہندوؤں نے انہیں خود غرضانہ طور پر ہندو ظاہر کرنے کے ڈھول کا پول کھلتا جارہا ہے۔ رد جل پڑی ہے۔ اور ہندو اب کسی قیمت پر بھی اس رد کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ کانگرس کی ہندو راج روز بروز نہیں چڑھائی جاسکتی۔ پر امن اور دلائل سے میرپور تبلیغ کو جبر ظاہر کر کے مسلمانوں کو بدنام کرنے کی کوشش ایک احمقانہ حرکت ہے۔ جس سے اسلام اور مسلمانوں کا تو کوئی نقصان نہیں۔ ہاں اس سے ایک بے مغز شخص۔ کے اپنے اور اپنی قوم کے احساس کمتری کا ایک بھونڈا اور بے اثر مظاہرہ ضرور سمجھا جاسکتا ہے۔ دین اسلام میں تبلیغ کے بعد خیر وہ ویسی چیزیں ہیں جو کبھی مٹ نہیں سکتیں۔ نہ اکراہ فی الدین قرآن کریم کا واضح ارشاد ہے۔ اور ہمیں معلوم ہے کہ اسلام کو اپنی وسعت کے لئے جبر کی قطعاً ضرورت نہیں۔ تبلیغ ہوتی رہی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہوتی رہے گی۔ اور جھوٹے الزامات اس کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتے۔ اسلام میں ایسے لوگوں کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ جو کسی لالچ یا دھوکہ یا دباؤ کی راہ سے اس میں داخل ہونا چاہیں۔ اسلام اپنی قوت اور شوکت کے لئے ایسے لوگوں کا محتاج نہیں۔ ہماری تبلیغ کا طریق کار سب پر ظاہر ہے اور یہ طریق صرف دلائل اور اپیل کی حد تک محدود ہے۔ اور دلائل اور اپیل ایسی چیزیں نہیں۔ جو جھوٹے اور گمراہ کن پراپیگنڈا سے کمزور کی جاسکیں۔

خاکسار احمد الدین پراونشل سیکرٹری تبلیغ سندھ۔

دعائے مغفرت

خاکسار کی حقیقی پھوپھی اہلیہ صاحبہ شیخ فضل حق صاحب ساکن بازید چک ضلع گورداسپور وفات پاگئیں۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ ازراہ مہربانی دعائے مغفرت فرمائیں نیز دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انکے بچوں کا خود کفیل ہو۔ آمین

مبر جمیل عطا فرمائے دعا گو نور الحق دفتر ایام این

بہترین تحفہ ضرور منگائیے **فولادی** ضرور منگائیے **FAULADI**

گرمیوں میں جسمانی طاقتوں کو ضائع ہونے سے بچاتی ہے جو اپنی طاقت دیتی ہے بنا خون پیدا کر کے صحت کو بڑھاتی ہے مردوں اور عورتوں کی مخصوص بیماریوں کو دور کرتی ہے قیمت فی کس دو روپے علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ:۔ مخزن ایڈورٹائزنگ کمپنی چیرہ پنجاب

پیاری پاک کثرت طمث۔ زیادتی حیض۔ سیلان الرحم (سفید رطوبت آنا) اور ان کے خطرناک نتائج کے دفعیہ کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی دوا نہیں مستورات کی جوانی و تندرستی کی محقق محافظ ہے۔ قیمت فی باؤچہ دو روپے۔ طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان

اکسیر شباب

یہ دوا نہایت مفید اجزاء سے تیار کی گئی ہے اس میں کشتہ سونا مشک اور بہت سی قیمتی ادویہ پڑتی ہیں اسکی تعریف کرنا لاحاصل ہے اسکے استعمال سے ہی اسکی خوبیاں معلوم کی جاسکتی ہیں نہایت مقوی ادویہ سے اسکو ترتیب دیا گیا۔ اور تمام اعضائے رئیسہ کی طاقت کا اسمیں خیال رکھا گیا ہے۔ قیمت فیشیشی سات روپے علاوہ محصول ڈاک:۔

دواخانہ خدمت خلق قادیان

سوکھا کا مریض بچہ تندرست ہوگیا

میں نے اپنے بچہ کیلئے سوکھا ہو جانے پر آپ کو دوائی کیلئے لکھا تھا۔ آپ نے تریاق الاطفال اور مفید الاطفال دو دوائیں روانہ فرمائیں۔ جنکے استعمال سے بچہ بالکل تندرست ہوگیا۔ خاکسار: چوہدری محمد عبداللہ احمدی مشن روڈ کوئٹہ

تریاق الاطفال (جسکا جزو سچے موتی ہیں) پانچ روپے فی شیشی

مفید الاطفال چار روپے فی شیشی (ذو شیشیاں اکٹھی استعمال کرانی چاہئیں)

طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان

زیابطس کی مہلک محرب اور زود اثر دوا طبیہ عجائب گھر قادیان سے طلب فرمائیں قیمت ایکماہ کا کورس سات روپے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صحت کی ترقی قوم کی تعمیر ہے

صندلین ⟸ انیمیا یعنی کمیٔ خون کا بہترین علاج

یہ دوا خون پیدا کرنے اور خون صاف کرنے کے لئے حضرت حکیم الامت کے مطب میں سب سے زیادہ استعمال کرائی جاتی تھی۔ ایام ماہواری کی خرابی جو کمیٔ خون کی وجہ سے ہو اسے دُور کرتی ہے۔ چہرے کی رنگت نکھارتی ہے۔ ایام حمل میں اس کا استعمال خاص طور پر عورتوں کی صحت پر اچھا اثر پیدا کرتا ہے۔ اسقاط حمل کا بھی بہترین علاج ہے۔ اٹھرا کو دُور کرتا ہے۔ اس کے استعمال سے بچے صحت مند اور توانا پیدا ہوتے ہیں۔ بڑے بڑے خاندانوں میں اس کے استعمال کا رواج ہے۔ ہمارے دواخانہ کی ادویہ میں سے سب سے زیادہ یہ دوا باہر جاتی ہے۔ پھوڑے پھنسیوں کو دُور کرنے میں تیر بہدف ہے۔ قیمت ۰۰ ٹکیہ دو روپے ۵۰ ٹکیہ سوا روپیہ مکمل کورس ۸ روپے

شیخ عظیم الدین صاحب

سوداگر چرم پھولیلی حیدرآباد سندھ

تحریر فرماتے ہیں:-

میری لڑکی کو کمیٔ خون اور خرابی جگر کی شکائت تھی۔ دواخانہ نورالدینؓ سے صندلین اور اکسیر جگر لے کر استعمال کرائی۔ جس سے میری لڑکی کی صحت اچھی ہوگئی۔ اور جملہ عوارض دُور ہوگئے۔ صندلین اور اکسیر جگر واقعی بہت مفید دوائیں ہیں

(شیخ عظیم الدین)

مکرم جناب شیر باز صاحب کا خط

صندلین کے استعمال سے میرا وزن بڑھ گیا

مَیں نے صندلین پچاس گولی استعمال کی۔ جس سے مجھے فائدہ ہُوا اور میرا وزن بڑھ گیا۔ براہ کرم آٹھ صد گولی مزید دے دیں۔ اور دو صد گولی میرے گھر بھیجدیں

خاکسار:- شیر باز یورون آف سگنل۔ آر آئی۔ این بمبئی۔

دواخانہ نورالدینؓ میں اس دوا کے بہت سے سرٹیفکیٹ موجود ہیں جن میں سے اس وقت صرف دو شائع کئے گئے ہیں

ملنے کا پتہ:- دواخانہ نورالدینؓ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صنعتوں کیلئے حکومت پنجاب کی امداد

حکومت پنجاب کی طرف سے صنعتوں کی امداد کے لئے سرکاری امداد کے قانون مجریہ ۱۹۳۵ء کے ماتحت سال رواں کے دوران میں ایک لاکھ روپیہ کے حصے اور آٹھ لاکھ روپیہ کی امدادی رقوم کا انتظام کیا گیا ہے۔ جو اصحاب حکومت پنجاب کی اس مالی امداد سے فائدہ اٹھانا چاہیں۔ وہ اپنی درخواستیں ۳۰ جون ۱۹۴۶ء تک ڈائرکٹر محکمہ صنعت و حرفت لاہور کے پاس بھیج دیں۔ قرضوں کے لئے فارم ڈائرکٹر صنعت و حرفت لاہور کے دفتر سے یا لاہور۔ امرتسر سیالکوٹ۔ لدھیانہ ملتان یا جالندھر میں سپرنٹنڈنٹ صاحبان صنعت و حرفت کے دفتروں سے مل سکتے ہیں۔ امدادی رقوم کے لئے کوئی مجوزہ فارم نہیں۔ لیکن ان درخواستوں میں اس سکیم کی تفصیلات درج کی جائیں جس کے لئے مالی امداد درکار ہے۔ اور معائنے کے لئے ساختہ اشیاء کے نمونے پیش کئے جا سکتے ہیں۔ (محکمہ اطلاعات پنجاب)

حضرت بابا نانک صاحبؒ اور اسلام

حال ہی میں سردار شمشیر سنگھ صاحب (شوق مستری) ریسرچ سکالر سکھ نیشنل کالج لاہور نے سکھ اخبارات میں حضرت بابا نانک صاحبؒ اور اسلام کے عنوان پر تردیدی مضامین شائع کروائے ہیں۔ سردار صاحب کے جملہ اعتراضات کے جواب ہست بچن ٹریکٹ بک میں دیئے گئے ہیں۔ احباب جماعت کو اس کی اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے۔ تا سکھ صاحبان بابا نانک صاحب کے متعلق جماعت احمدیہ اور سکھ دوستوں کے اعتراضات کا موازنہ کر سکیں۔ قیمت فی کاپی ہے۔ اس کے علاوہ ماہوار ہست بچن ٹریکٹوں کے ذریعہ تفسیر کبیر کا ترجمہ بھی باقاعدگی سے شائع کیا جا رہا ہے۔ دوستوں کو چاہیئے کہ اس کی اشاعت میں بھی دلچسپی لیں۔ اور خود بھی اس کی خریداری منظور کریں۔ اور اپنے ملنے جلنے والے سکھ دوستوں کو بھی اس کی خریداری کی تحریک کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ قیمت سالانہ چار روپے ہے۔

مینیجر ہست بچن گورمکھی قادیان

میوہ جات کے بیوپاریوں کے لئے مشورہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا فرمان، جو حضور نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۵ء کی افتتاحی تقریر کے دوران میں تحریک جدید کی قائم کردہ چین ایجنسی سے ہر قسم کے خشک و تر میوہ جات منگوا کر تجارت کو کامیاب بنانے کے بارے میں فرمایا تھا۔ دوستوں کو اچھی طرح یاد ہوگا۔ پس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد مبارک کو دہراتے ہوئے دوستوں کی خدمت میں تحریک کرتا ہوں کہ وہ قومی تجارت کو کامیاب بنانے کے لئے چین ایجنسی کے ساتھ تعاون فرمائیں۔ گرمیوں میں یہاں سے قندھار کے آمدشدہ تازہ پھل مثلاً زرد الو (سبز خوبانی) آلوچہ۔ آلو بخارا۔ انگور۔ انار۔ شفتالو (آڑو) سیب وغیرہ سپلائی کر سکتے ہیں اور خشک میوے۔ بادام ہر قسم کشمش۔ عناب۔ انجیر وغیرہ وغیرہ۔ آرڈر آنے پر سپلائی کئے جا سکتے ہیں۔

ہر موسم کے مطابق بہتر سے بہتر قسم کا پھل و میوہ جات سپلائی کر سکتے ہیں۔ دوست مدتہ کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ مفصل کوائف و شرائط وغیرہ بذریعہ خط و کتابت حاصل کی جا سکتی ہیں۔

عبد الوحید خاں (واقف زندگی) پوپلر سل ٹریڈنگ اینڈ مینوفیکچرنگ کمپنی چین

ضروری خبریں

مشرقی پنجاب میں کسی ایک قوم کو قطعی اکثریت حاصل نہیں ہوگی

تقسیم پنجاب کے بعد ہر ایک منطقہ کی آبادی کے دلچسپ اعداد و شمار

لاہور ۵ جون۔ برطانیہ کے ایک تازہ ترین اعلان کے مطابق جالندھر ڈویژن اور امرتسر ضلع کو ملا کر مشرقی پنجاب کا جو نیا صوبہ بنایا گیا ہے۔ اس آبادی کے اعداد و شمار کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں کسی ایک فرقہ کو اکثریت حاصل نہیں ہوگی مشرقی پنجاب میں ۱۳۵ لاکھ سکھ ہوں گے۔ جو آبادی کا ۱۸ فیصدی ہوں گے۔ باقی ۱۷ لاکھ سکھ مغربی پنجاب میں رہ جائیں گے۔ جہاں وہ صرف ۱ فیصدی ہوں گے۔ مشرقی پنجاب میں ہندوؤں کی آبادی ۳۷ فیصدی۔ مسلمان ۳۲ فیصدی۔ اچھوت ۱۱ فیصدی۔ اور ہندوستانی عیسائی کل آبادی کا ۲ فیصدی ہوں گے۔

مغربی پنجاب میں ستر مسلم اکثریت کے اضلاع میں کل آبادی میں مسلمانوں کا تناسب ۳ ۲ فیصدی۔ ہندو ۱۲ فیصدی سکھ ۱۰ فیصدی۔ ہندوستانی عیسائی ۳ فیصدی اور اچھوت ۲ فیصدی ہوں گے۔ ۱۹۴۱ء کی مردم شماری کے مطابق تقسیم شدہ پنجاب کے دونوں حصوں کی آبادی مندرجہ ذیل ہوگی:۔

مغربی پنجاب	مسلمان ایک کروڑ ۲۲ لاکھ ۶۳ ہزار چھ سو انہتر	(۷۳ فی صدی)
	ہندو ۲۰ لاکھ ۲۶ ہزار تین سو چھتیس	(۱۲ فی صدی)
	سکھ ۱۶ لاکھ ۸۳ ہزار آٹھ سو پچپن	(۱۰ فی صدی)
	ہندوستانی عیسائی اور دیگر فرقے ۴ لاکھ ۴۵ ہزار تراسی	(۳ فی صدی)
	اچھوت ۳ لاکھ ۳۶ ہزار نو سو ترانیس	(۲ فی صدی)
مشرقی پنجاب	ہندو ۴۳ لاکھ ۱۵ ہزار چار سو ایک	(۳۷ فی صدی)
	مسلمان ۳۸ لاکھ ۵۳ ہزار پانچ سو تہتر	(۳۲ فی صدی)
	سکھ ۲۰ لاکھ ۷۳ ہزار پانچ سو چھیالیس	(۱۸ فی صدی)
	اچھوت ۱۲ لاکھ ۵۵ ہزار تین سو ستتر	(۱۱ فی صدی)
	ہندوستانی عیسائی اور دیگر فرقے ۲۱ ہزار نو سو پچاس	(۲ فی صدی)

سردار شوکت حیات اور ممتاز دولتانہ کی دہلی کو روانگی

لاہور ۷ جون۔ پنجاب مسلم لیگ کی مجلس عمل کے ارکان سردار شوکت حیات خاں اور میاں ممتاز دولتانہ آج دہلی روانہ ہو گئے۔ دہلی میں یہ دونوں اصحاب پنجاب میں قابل تقسیم کونسل وزارت کے قیام کے بارے میں قائد اعظم جناح سے مشورہ کریں گے نیز تقسیم پنجاب کے بارے میں کانگرس اور اکالی پارٹی کے ردعمل کے متعلق بھی قائد اعظم جناح کو آگاہ کیا جائے گا۔

کل گورنر پنجاب سے خان افتخار حسین خاں کی ملاقات کے بعد پنجاب مسلم لیگ کی مجلس عمل کا جلسہ ہوا تھا۔ اس جلسہ میں پنجاب کونسل وزارت کے قیام کے بارے میں مسلم لیگ کے رویہ کے متعلق تبادلہ خیالات کیا گیا۔ مجلس عمل نے سردار شوکت حیات اور میاں ممتاز دولتانہ کو دہلی بھیجنے کا فیصلہ کیا تھا۔ گذشتہ پنجاب کے تازہ صورت حال کے متعلق قائد اعظم جناح سے ہدایات طلب کریں۔

روم ۸ جون۔ مصدقہ ذرائع سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اٹلی کی دہشت پسند خفیہ پارٹی نے لندن میں مقیم برطانوی قونصل جنرل کے نام ایک خط ارسال کیا ہے جس میں واضح الفاظ میں اعلان کیا گیا ہے کہ اگر قونصل جنرل نے یہودی دہشت پسندوں کی کارروائیوں کی تحقیقات کا سلسلہ جاری رکھا تو نہ صرف قونصل جنرل کی عمارت کو اڑا دیا جائے گا۔ بلکہ خود قونصل جنرل کو جان سے ہاتھ دھونے پڑیں گے۔ اس خط میں مزید درج ہے کہ سارے یورپ میں خفیہ مسلح یہودی دستے موجود ہیں جو مستقبل قریب میں یورپ میں مقیم برطانوی حکام کے خلاف وسیع پیمانہ پر اپنی سرگرمیاں شروع کر دیں گے۔